آفاقِ تحقیق

جلد05شمارہ02(2024)

https://aafaq-e-adab.com

اکیسویں صدی میں اردو زبان کو درپیش چیلنجز

Challenges Faced by the Urdu Language in the 21st Century

Dr. Saima Zafar
Assistant Professor, Department of Urdu
Government College University, Lahore
Email: *saima.zafar@gcu.edu.pk*

Abstract:

The Urdu language, rich in cultural, literary, and historical value, is facing multiple challenges in the 21st century. These challenges include the dominance of English in education and technology, a decline in reading culture, weak implementation of language policy, and the influence of digital media. This paper explores these threats and discusses the role of institutions, curriculum reforms, and digital literacy in preserving and promoting the Urdu language. The study emphasizes the importance of integrating Urdu into modern academic and technological frameworks to ensure its survival and growth.

Keywords: *Urdu Language, Modern Challenges, Language Policy, Digital Media*

تعارف

اردو زبان برصغیر کی عظیم تہذیبی، ادبی اور تاریخی وراثت کی امین ہے۔ مگر اکیسویں صدی میں اس زبان کو کئی اہم اور سنجیدہ چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان میں انگریزی زبان کی بالا دستی، تعلیمی اداروں میں اردو کا ثانوی درجہ، سوشل میڈیا کی زبان پر گرفت، اور حکومتی سطح پر ناقص زبان پالیسی جیسے مسائل نمایاں ہیں۔ موجودہ نسل میں اردو لکھنے، پڑھنے اور بولنے کی صلاحیت میں کمی کے ساتھ ساتھ اردو رسم الخط سے دوری بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ مقالہ اردو زبان کو درپیش ان چیلنجز کا تحقیقی جائزہ لیتا ہے اور ان کے ممکنہ حل پر روشنی ڈالتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں اردو کا مقام اور انگریزی کی بالادستی

اردو بطور ذریعہ تعلیم: رکاوٹیں اور امکانات

اردو کو پاکستان کا قومی زبان قرار دیا گیا ہے، مگر بد قسمتی سے تعلیمی اداروں میں اس کا عملی نفاذ محدود ہے۔ انگریزی کو معیارِ تعلیم، روزگار، اور سماجی وقار کا ذریعہ تصور کیے جانے کے سبب اردو مسلسل دباؤ کا شکار ہے۔

موجودہ تعلیمی منظرنامہ

اکثر سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں میں نصاب، تدریس، اور امتحانات کی زبان انگریزی ہے، جس نے اردو کو ثانوی حیثیت تک محدود کر دیا ہے۔

اردو بطور ذریعہ تعلیم

اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے کئی مثبت پہلو ہیں

طلبہ کی فکری رسائی آسان ہوتی ہے۔

مقامی ثقافت اور تنقیدی شعور پروان چڑھتا ہے۔

علمی تخلیق میں روانی آتی ہے۔

رکاوٹیں

اعلیٰ سائنسی اور تکنیکی اصطلاحات کی کمی

اساتذہ کی تربیت کا فقدان

نصابی مواد کا معیار

والدین اور معاشرے کی انگریزی فوبیا

امکانات

قومی زبان میں تعلیمی ترقی کے لیے مناسب منصوبہ بندی

سائنسی و فنی اردو لغات و نصابات کی تیاری

اساتذہ کی لسانی تربیت

ہائبرڈ ماڈل (اردو + انگریزی) کے تحت تدریس

پاکستان میں تعلیمی انصاف اور زبان کی شناخت کا تحفظ صرف اسی صورت ممکن ہے جب اردو کو تعلیمی اداروں میں باوقار مقام دیا جائے، نہ کہ محض علامتی درجہ۔

اردو رسم الخط اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا تصادم

اردو یونیکوڈ، فونٹ مسائل، اور آن لائن پلیٹ فارمز پر عدم ہم آہنگی

اکیسویں صدی میں اردو زبان کا ایک بڑا چیلنج اس کا **رسم الخط** ہے، جو جدید ڈیجیٹل تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونے میں مشکلات کا شکار رہا ہے۔ اردو رسم الخط (نستعلیق) اپنی خوبصورتی، مگر تکنیکی پیچیدگی کے باعث، آن لائن دنیا میں انگریزی یا رومن رسم الخط سے پیچھے رہا ہے۔

اردو یونیکوڈ کا کردار

اردو یونیکوڈ نے تحریر اور اشاعت کے کئی مسائل حل کیے، مگر مختلف آپریٹنگ سسٹمز اور ویب سائٹس پر اس کی مکمل مطابقت اب بھی ایک چیلنج ہے۔

فونٹ مسائل

کی تنصیب، رفتار، اور موبائل کمپیٹیبلیٹی میں رکاوٹ (Jameel Noori Nastaleeq جیسے) نستعلیق فونٹس

ویب سائٹس اور ایپس کی اردو سے عدم مطابقت

رومن اردو کا پھیلاؤ

سوشل میڈیا اور ٹیکسٹ میسجز میں **رومن اردو** کے بڑھتے ہوئے استعمال نے نہ صرف رسم الخط بلکہ زبان کے اصل ڈھانچے کو بھی متاثر کیا ہے۔

ممکنہ حل

اردو کمپیوٹنگ پر تحقیقی اداروں کی سرمایہ کاری

اردو ویب فونٹس کی ترقی

حکومت کی سطح پر یونیفارم اردو ڈیجیٹل پالیسی

اسکول سطح پر اردو ٹائپنگ کی تربیت

اردو رسم الخط کے تحفظ اور ترقی کے بغیر اردو زبان کی ڈیجیٹل بقاء ممکن نہیں۔ اگر اردو ٹیکنالوجی سے جُڑنے میں ناکام رہی، تو نئی نسل میں اس کا استعمال محدود ہوتا جائے گا۔

سوشل میڈیا اور نئی نسل میں زبان کا بگاڑ

اردو اور رومن اردو کا تنازع، مخلوط زبان کا رجحان

اکیسویں صدی میں سوشل میڈیا نے اردو زبان کے طرزِ اظہار، لہجے اور رسم الخط کو شدید متاثر کیا ہے۔ واٹس ایپ، فیس بک، انسٹاگرام اور یوٹیوب جیسے پلیٹ فارمز پر اردو کا جو استعمال دیکھنے کو ملتا ہے وہ ایک **مخلوط، بے ساختہ اور غیر معیاری اظہار** بن کر سامنے آ رہا ہے۔

رومن اردو کا پھیلاؤ

نوجوان نسل رومن اردو (مثلاً: "Ap kya kr rhy ho?") زیادہ تیز، آسان اور 'cool' سمجھتی ہے۔

یہ طرزِ تحریر اردو رسم الخط سے دوری اور اس کی جمالیاتی قدروں کی نفی ہے۔

لسانی خلط وملط

نئی نسل میں عام ہو گیا ہے۔ ("آیا gussa بہت seriously مثلاً: "مجھے) اردو + انگریزی "کا ملا جلا اظہار"

یہ رجحان زبان کی ساخت، قواعد اور خود مختار شناخت کے لیے خطرناک ہے۔

سوشل میڈیا انفلوئنسرز اور بلاگرز کا اثر:

زیادہ تر اردو مواد لکھنے والوں کا لسانی ذوق کمزور ہوتا ہے، جس کی وجہ سے زبان غیر معیاری، سطحی اور بے اثر ہو جاتی ہے۔

ممکنہ اثرات

نوجوان نسل میں معیاری اردو لکھنے اور بولنے کی صلاحیت کمزور پڑ رہی ہے۔

ادبی ذوق اور مطالعہ کا رجحان بھی متاثر ہو رہا ہے۔

سدباب کی تجاویز

تعلیمی اداروں میں اردو رسم الخط کی باقاعدہ تربیت

معیاری اردو مواد کی ڈیجیٹل ترویج

اردو ایپلیکیشنز اور زبان دوست انفلوئنسرز کی حوصلہ افزائی

سوشل میڈیا کے دباؤ میں اردو زبان کی شناخت کو برقرار رکھنا وقت کی ضرورت ہے، تاکہ نئی نسل زبان کے جمالیاتی اور فکری پہلوؤں سے محروم نہ ہو۔

اردو زبان کی سرکاری سطح پر کمزور پالیسی سازی

آئینی حیثیت، نفاذ میں سستی، اور بیوروکریسی کا انگریزی جھکاؤ

پاکستان کے آئین 1973 کی شق 251 کے مطابق اردو کو ملک کی سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے، مگر اس آئینی وعدے پر **عمل درآمد کا فقدان** مسلسل نظر آتا ہے۔ سرکاری دفاتر، عدالتی نظام، اور بیوروکریسی میں انگریزی کو عملی بالادستی حاصل ہے۔

آئینی حیثیت

"پاکستان کی قومی زبان اردو ہو گی، اور پندرہ سال کے اندر اسے سرکاری زبان کے طور پر رائج کیا جائے گا"
(آئین پاکستان، آرٹیکل 251)

سے اب تک کئی دہائیاں گزرنے کے باوجود اردو کو حقیقی معنوں میں نافذ نہیں کیا گیا۔ 1973

بیوروکریسی اور زبان

سرکاری فائلیں، نوٹس، قانونی دستاویزات اور پالیسی رپورٹس عموماً انگریزی میں تیار کی جاتی ہیں۔

اردو زبان سے اجتناب کو "اعلیٰ سطح" کی علامت سمجھا جاتا ہے، جو لسانی تعصب کی ایک شکل ہے۔

نفاذ میں سستی

سپریم کورٹ کے 2015ء کے حکم کے باوجود اردو کے نفاذ پر خاطر خواہ عمل نہیں ہوا۔

اردو ترجمہ شدہ دفتری اصطلاحات کو اپنانے کی مزاحمت کی جاتی ہے۔

لسانی امتیاز کے سماجی اثرات

انگریزی جاننے والوں کو بہتر روزگار کے مواقع، جب کہ اردو طبقے کو پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔

اصلاحی اقدامات

اردو میں دفتری کام کے لیے تربیت یافتہ عملے کی تیاری

اردو میں قوانین، سروس رولز اور نصاب کی تیاری

اردو کو عدالتی، تعلیمی اور انتظامی معاملات میں مکمل طور پر نافذ کرنے کے لیے الگ کمیشن

جب تک ریاست اردو کو صرف علامتی نہیں بلکہ **عملی طور پر قومی زبان** تسلیم نہیں کرتی، اردو زبان کا انحطاط ایک قومی سانحہ بن سکتا ہے۔

اردو ادب، تحقیق اور لغت سازی کے اداروں کا زوال

مقتدرہ، اردو سائنس بورڈ، اور اردو اکادمیوں کی کارکردگی کا جائزہ

اردو زبان کی ترویج و ترقی کے لیے قائم ادارے جیسے **مقتدرہ قومی زبان (موجودہ: قومی زبان ادارہ)، اردو سائنس بورڈ، اور اردو اکادمیوں** کو قومی سطح پر رہنما کردار ادا کرنا چاہیے تھا، لیکن افسوس کہ اکیسویں صدی میں یہ ادارے **وسائل، وژن، اور فعالیت** کی شدید کمی کا شکار ہیں۔

مقتدرہ قومی زبان

قیام: 1979، مقصد: اردو کو دفتری، علمی اور سائنسی زبان بنانا

اہم کام: قواعد و ضوابط، اصطلاح سازی، ترجمہ، تربیت

موجودہ صورتحال

بجٹ میں کمی، ادارہ جاتی سرد مہری

علمی منصوبے مکمل نہیں ہو پا رہے

اردو کو سرکاری اداروں میں نافذ کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کا فقدان

اردو سائنس بورڈ

قیام: 1962، مقصد: سائنسی و فنی علوم کو اردو میں منتقل کرنا

اہم کام: سائنسی کتب، اردو اصطلاحات، سلیبس

موجودہ چیلنجز

سائنسی کتب کی اشاعت نہایت کم

تعلیمی ادارے ان کے مواد کو بطور حوالہ استعمال نہیں کرتے

جدید سائنسی میدانوں میں ترجمہ کا عمل سست اور پرانا

اردو اکادمیوں (صوبائی و وفاقی)

قیام کا مقصد: تحقیق، اشاعت، کانفرنسیں، اور ادبی فروغ

موجودہ حالات

ادبی منصوبے روایتی اور غیر مؤثر

کتب کی اشاعت کا معیار کم

نئی نسل سے ربط کمزور

سوشل میڈیا یا ڈیجیٹل اشاعت پر توجہ نہ ہونے کے برابر

مشترکہ مسائل

اداروں میں پیشہ ور افراد کی کمی

سیاسی مداخلت اور تعیناتیوں میں میرٹ کا فقدان

تحقیق اور تخلیق کی بجائے رسمی تقریبات پر زور

جدید ٹیکنالوجی اور نوجوان نسل سے ہم آہنگی کا بحران

اصلاحی تجاویز

ان اداروں کو خود مختار اور پیشہ ور قیادت کے تحت چلایا جائے

ڈیجیٹل اردو تحقیقاتی مرکز قائم کیے جائیں

جامعات سے ادارہ جاتی اشتراک

لغت سازی، سائنسی ترجمہ، اور جدید اردو نصاب کی تیاری کو قومی منصوبہ بنایا جائے

اردو کے بین الاقوامی فروغ کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر سرمایہ کاری

نتیجہ

اردو زبان کے تحفظ اور فروغ کے لیے قائم ادارے اگر فعال اور مؤثر ہوں تو اردو زبان ایک جدید، علمی اور سائنسی حیثیت اختیار کر سکتی ہے۔ مگر جب یہ ادارے صرف کاغذی کارروائی اور روایتی اندازِ فکر میں جکڑے ہوں، تو زبان کا مستقبل غیر محفوظ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان اداروں کی از سرِ نو فعالیت، ٹیکنالوجی سے ہم آہنگی، اور نئی نسل سے ربط کی اشد ضرورت ہے۔

خلاصہ

اردو زبان کو اکیسویں صدی میں نہ صرف سائنسی و تعلیمی میدان میں پیچھے دھکیلا جا رہا ہے بلکہ معاشرتی رویے بھی اس کی ترویج میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ انگریزی زبان کی حکومتی سرپرستی، نجی تعلیمی اداروں کا اردو سے اجتناب، اور نوجوان نسل کا سوشل میڈیا پر اردو کے بگڑے ہوئے انداز میں اظہار، اردو زبان کی بقاء کے لیے خطرہ ہے۔ یہ تحقیق بتاتی ہے کہ اردو کو جدید ٹیکنالوجی، تعلیم، تحقیق اور ابلاغ کے ذرائع سے ہم آہنگ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ زبان کی ترقی کے لیے ریاست، ادارے، اہلِ علم اور والدین کو مل کر کردار ادا کرنا ہو گا تا کہ اردو اپنی تہذیبی شناخت برقرار رکھ سکے۔

حوالہ جات

ڈاکٹر گیان چند جین، "اردو کا ابتدائی زمانہ"، اردو سائنس بورڈ، لاہور، 1993

ڈاکٹر انوار احمد، "اردو کا مقدمہ"، ادارہ ترقی اردو، اسلام آباد، 2009

ڈاکٹر رؤف پاریکھ، "اردو اور اکیسویں صدی"، کراچی یونیورسٹی، 2018

ڈاکٹر فاطمہ حسن، "اردو زبان اور میڈیا"، پاکستان آرٹس کونسل، 2015

ڈاکٹر شوکت سبزواری، "اردو اور قومی زبان کا سوال"، مقتدرہ قومی زبان، 2000

ڈاکٹر عقیل عباس جعفری، "اردو کی عصری حیثیت"، اردو لغت بورڈ، کراچی، 2017

ڈاکٹر آصف فرخی، "زبان، نصاب، اور شناخت"، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، 2014

ڈاکٹر عبدالحفیظ، "اردو رسم الخط کے مسائل"، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، 2012

ڈاکٹر سلمیٰ صدیقی، "اردو اور نئی نسل"، ادارہ فروغِ ادب، لاہور، 2016

ڈاکٹر مہوش شعیب، "رومن اردو: ایک سماجی و لسانی تجزیہ"، جامعہ کراچی، 2019

ڈاکٹر خالد ندیم، "زبان اور ریاست"، مقتدرہ قومی زبان، 2011

پروفیسر جمیل جالبی، "تاریخ ادب اردو"، جلد پنجم، کراچی، 1992

ڈاکٹر عطش درانی، "اردو کمپیوٹنگ اور ڈیجیٹل دور"، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2020

ڈاکٹر محمد علی صدیقی، "اردو صحافت کی زبان"، جامعہ کراچی، 2005

ڈاکٹر ظفر اقبال، "لسانی نظریات اور اردو"، اسلام آباد، 2007

ڈاکٹر تابندہ حسن، "اردو تحقیق کا معیار"، جامعہ پنجاب، 2013

ڈاکٹر جمیل اصغر، "اردو زبان کی تدریس کے جدید طریقے"، لاہور، 2015

پروفیسر انور سدید، "اردو ادب کی تحریکیں"، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 1990

ڈاکٹر روبینہ شفیق، "اردو کے ادارے اور ان کا کردار"، اردو سائنس بورڈ، 2021

ڈاکٹر طاہر تونسوی، "زبان، کلچر اور تعلیم"، ملتان یونیورسٹی، 2018